بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

ٹیلیگرافک ایڈریس / رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۴/۱۹ | ۲۴ وفا ۱۳۴۴ ہش ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۲۴ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۶۶ |
|---|---|---|

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ گیارہ بجے تک بے چینی کی تکلیف رہی دوائی دینے سے نیند آئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## اخبارِ احمدیہ

○ — ربوہ ۲۳ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب پھوڑے کی تکلیف سے آرام ہے پھوڑا بڑی حد تک مندمل ہو چکا ہے۔ احباب صحت و سلامتی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں جاری رکھیں۔

○ — لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں بحال زیرِ علاج ہیں اور عنقریب آپ کا انتڑیوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب کرام اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

○ — انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گزر چکی ہے۔ گو اس عرصہ میں آمد پچھلے سال سے زیادہ ہے تاہم بجٹ کے مطابق نہیں۔ عہدیداران کی فوری توجہ درکار ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

○ — مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انسپکٹر مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب ۲۲ تاریخ ماہ جولائی ۱۹۶۵ء سے اضلاع لائل پور اور شیخوپورہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں مجالس سے درخواست ہے کہ مکرم انسپکٹر صاحب سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ — حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# محبتِ الٰہی انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّا انسان بنا دیتی ہے

## اللہ تعالیٰ نے انسان میں محبتِ الٰہی کی استعداد بھی رکھی ہے اور اس کے لئے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں

"خدا کی محبت ایک ایسی شے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّا انسان بنا دیتی ہے۔ اُس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا۔ یا اگر سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں تو کیا فائدہ تھا۔ مگر نہیں یہ بات نہیں ہے اُس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا تو دوسری طرف آنکھ، زبان، دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا تو دل میں خون کہاں سے آئے گا کیلوس کہاں سے بنے گا۔

اسی طرح پر سب سے اوّل اس نے یہ فضل کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام جیسا مکمل دین دے کر بھیجا اور آپ کو خاتم النبیین ٹھہرایا اور قرآن شریف جیسی کامل اور خاتم الکتاب عطا فرمائی جس کے بعد قیامت تک نہ کوئی کتاب آئے گی اور نہ کوئی نیا نبی نئی شریعت لے کر آئے گا۔ پھر جو قوے سوچ اور فکر کے ہیں ان سے اگر ہم کام نہ لیں اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم نہ اٹھائیں تو کس قدر سستی اور کاہلی اور ناشکری ہے۔ غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہلی ہی سورۃ میں ہمارے لئے کس قدر مبسوط طریق پر فضل کی راہ بتا دی ہے۔ اس سورۃ میں جس کا نام خاتم الکتاب اور اُم الکتاب بھی ہے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے اور اس کے حصول کی کیا راہ ہے؟ اِیَّاكَ نَعْبُدُ گویا انسانی فطرت کا اصل تقاضہ اور منشاء ہے اور وہ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر مقدم کر کے یہ بتایا ہے کہ پہلے ضروری ہے کہ جہاں تک انسان کی اپنی طاقت، ہمت اور سمجھ میں ہو۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہوں کے اختیار کرنے میں سعی اور مجاہدہ کرے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے پورا کام لے اور اس کے بعد پھر خدا تعالیٰ سے اس کی تکمیل اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے دعا کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۵۳، ۳۵۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۵ء

# تجدید و احیائے دین کا کام

## اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے

(۳)

ہماری دانست میں ایسا انسان اور ایسی جماعت وہی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف کھڑی کی جاتی ہے۔ محض اہل علم حضرات کے اجتماعوں سے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا جو محض اپنے علم اور عقل کے زور سے اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ اور نہ کبھی آئندہ ہو سکے گا کہ اہل علم حضرات اپنے اپنے تصورات کو خیر باد کہہ کر محض عقلی تدابیر سے ایک محاذ پر جمع ہو کر کام کریں۔ ایک چھوٹے پیمانے پر تو شاید ایسا ہو بھی جائے۔ یعنی کسی خاص امر میں کچھ وقت کے لئے اہل علم حضرات اتحاد کر لیں مگر حقیقی اور ہمہ گیر تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اٹھ سکتی ہے۔

چنانچہ آج جو ہم اسلام کی کچھ صورت دیکھ رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فرستادگان مجددین ہی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ دانشمند اہل علم حضرات اللہ تعالیٰ کی راہ راست راہ نمائی سے الگ ہو کر محض اپنی تدابیر سے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اس ضمن میں جو کوششیں کی جا رہی ہیں وہ یقیناً رائیگاں جائیں گی۔ اور دنیا میں اسلام کا غلبہ کبھی نہیں ہو پائے گا، خواہ کوئی جماعت ساری دنیا پر سیاسی قبضہ بھی ان تدابیر سے حاصل کر لے۔ اسلام ایک روحانی تحریک ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی تجدید و احیاء کو لوگوں کی عقلوں پر نہیں چھوڑا ہوا بلکہ وہ خود بڑھ کر اس کو سرانجام دیتا ہے۔ البتہ اس کی راہ میں جدوجہد کرنا اور تبلیغ اسلام کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مجدد ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے آیہ اور حدیث محولہ بالا کے مطابق مامور بنایا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کل دین کی نمائندگی کے لئے برپا کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم ص ۲)

الغرض جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یہ کسی انسان کے جذبۂ جماعت سازی کا نتیجہ نہیں۔ اس لئے صوفی صاحب دوسری جماعتوں کے ساتھ احمدیت کو ایک لاٹھی سے نہیں ہانک سکتے۔

مشکل یہ ہے کہ ان دانشوروں نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق اور وعدہ کو بالکل فراموش کر دیا ہوا ہے۔ اور چاہتے ہیں کہ اپنی عقل سے اس کو حل کریں۔ یہی غلطی ہے جس میں مدت سے مسلمان دانشوروں کے پیچھے لگ کر پڑے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہر زمانہ میں مجددین ان کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ اور الہام و وحی کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند سمجھ لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ بالکل اس معاملہ سے بے تعلق سمجھ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کی طرح بہت سے فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ ہر ایک اپنی دانشوری کی بین الگ بجاتا چلا آیا ہے اب صوفی صاحب ان تمام پراگندہ آوازوں کو دانشوری کے نسخہ ہی سے ایک سرتال پر لانا چاہتے ہیں جو وہ بھی نہیں کر سکتے چنانچہ ان کو اس کا کافی تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ تاہم وہ ابھی تک صراط مستقیم پر آنے سے گریزاں ہیں۔ حالانکہ وہ روزانہ ہم سے دعا مانگتے ہیں کہ

اھدنا الصراط المستقیم

اللہ تعالیٰ سے دعا تو وہ ضرور دن میں کئی بار مانگتے ہیں۔ لیکن صراط مستقیم اللہ تعالیٰ کے نور کے ذریعہ نہیں محض اپنی دانشوری کے چراغ سے ڈھونڈتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دعا میں سکھایا ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

وہ ایاک نعبد پر اپنی عقل سے عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں اور ایاک نستعین کو نعوذ باللہ محض فالتو بات سمجھتے ہیں۔

---

# ربوہ کا ریلوے سٹیشن

اگرچہ ربوہ کے ریلوے سٹیشن میں بہت سی خامیاں ہیں جو پوری ہونی چاہئیں۔ تاہم دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف ریلوے اتھارٹی کو فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے

(۱) پلیٹ فارم پر روشنی کا انتظام بالکل ناکافی ہے۔ جس سے رات کی گاڑیوں پر آنے جانے والے ربوہ کے مسافروں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تین چار بتیاں پلیٹ فارم پہ ضرور ہونی چاہئیں۔

(۲) چونکہ ریلوے سٹیشن عین شہر کے اندر واقعہ ہے۔ اور جو پھاٹک دونوں طرف موجود ہیں۔ ان پر سے گزرنے کے لئے بہت طویل راستہ طے کرنا پڑتا ہے۔ ربوہ میں اتنا بھاری ٹریفک نہیں ہے۔ کہ گاڑیوں سے ٹکرانے کا اندیشہ ہو۔ پھر اب بھی لوگ جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں ریلوے لائن کراس کر کے آتے جاتے ہیں۔ اگر دونوں طرف کچھ فاصلہ پر سڑکوں کے بالمقابل (Level Crossing) بنا دیئے جائیں تو تانگے اور موٹریں وغیرہ بھی گزر سکتی ہیں۔ اور آنے جانے والوں کے لئے بھی گزرنے کے مقام متعین ہو جائیں گے۔

ہمیں امید ہے کہ متعلقہ ریلوے محکمہ ان دونوں باتوں کی طرف فوری توجہ دیگا۔ آخر میں ہم یہ بھی کہیں گے ربوہ ایک ترقی کرنے والا شہر ہے۔ اس لئے ریلوے حکام کو چاہیئے کہ اپنی کلاس کے مطابق اس سٹیشن کی جلد از جلد تکمیل ہونی چاہیئے۔

---

# تیرے سائے میں آ کے بیٹھ گئے

سینکڑوں تھک تھکا کے بیٹھ گئے
تیرے سائے میں آ کے بیٹھ گئے

تیری محفل میں شیخ سے چاتر
اک طرف سر جھکا کے بیٹھ گئے

خضر حیواں کو ترک کر کے یہاں
جاں کی بازی لگا کے بیٹھ گئے

تیرے ساحل پہ رود بار چناب
ہم تو دھونی رما کے بیٹھ گئے

ہو کے تنویر سب سے بیگانہ
در پہ اک آشنا کے بیٹھ گئے

تنویر

# محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی سوئٹزرلینڈ میں تشریف آوری

## ٭ نومسلم احباب کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم ٭ مختلف طبقات کی طرف سے مخلصانہ جذبات کا اظہار اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف ٭ ایمان افروز تقاریر

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ)

گذشتہ تین سال کے عرصہ میں کئی بار میں نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ زیورک تشریف لائیے مگر ان کا ایسا پروگرام نہ بن سکا۔ اس دفعہ شروع سال میں جب مجھے علم ہؤا کہ آپ مغربی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں تو میں نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ اگر وہ اجازت دیں تو اگست میں منعقد ہونے والی کنونشن اور کانفرنس کو انکی آمد پر منعقد کر لیا جائے مگر انہوں نے ان تاریخوں کی تبدیلی کو مناسب خیال نہ کیا اور تحریر فرمایا کہ ان کا یہ دورہ تو اصل میں مغربی افریقہ کے لئے ہے تاہم اپریل میں آپ کا خط ملا کہ وہ مغربی افریقہ زیورک کے رستہ جاویں گے اور تھوڑا سا زیورک میں قیام فرماویں گے اور احباب جماعت سے ملاقات کریں گے۔ ۲۴ر اپریل کو محترم میاں صاحب کی آمد متوقع تھی۔ چنانچہ استقبال کی ہم تیاری میں مصروف تھے۔ ۲۳ر اپریل کو محترم میاں صاحب کے سیکرٹری مکرم میر مسعود احمد صاحب پہنچ گئے۔ ان کے استقبال کے بعد واپس آئے ہی تھے کہ اچانک محترم میاں صاحب بھی غیر متوقع طور پر پروگرام سے ایک دن قبل تشریف لے آئے۔ اس اچانک آمد سے بہت خوشی ہوئی۔ معلوم ہؤا کہ بعض وجوہ کے باعث پروگرام میں کچھ تبدیلی کرنی پڑی اور اس لئے ایک دن پہلے پہنچ گئے۔

آپ زیورک میں ۲۷ر اپریل کی دوپہر تک ٹھہرے۔ ۲۵ر کو آپ کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ احباب جماعت کے علاوہ زیر تبلیغ اصحاب اور جماعت سے اخلاص و احترام کا تعلق رکھنے والے دیگر دوست مدعو کئے گئے تھے۔ اس موقع پر محترم میاں صاحب کی از حد خوشگوار گفتگو سے حاضرین کے قلوب پر گہرا اثر ہؤا۔ اس تقریب کے علاوہ ہمارے بعض احباب خصوصاً نو احمدی حبیب احمد سنرلش اور پرانے مخلص احمدی عبدالرشید فوگل کو ان کی صحبت سے بہت مستفید ہونے کا موقع ملا۔ حبیب احمد سنرلش نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو بیعت کی اور میں نے نام حبیب احمد رکھا۔ ان کی والدہ نے مخالفت شروع کی۔ میں نے ان کو مدعو کیا اور وہ کافی نرم پڑ گئیں مگر ان کے پادری نے انہیں اُکسایا اور کہا کہ مذہب کی تبدیلی کا سوال نہیں لیکن اسلام بھی کوئی مذہب ہے یہ تو یورپ کے لوگوں کے لئے قطعاً موزوں نہیں یہ قرونِ وسطےٰ کا مذہب ہے۔ ان پادری صاحب نے اس فرم کے مالک سے بھی بات کی جہاں وہ ملازم تھے۔ وہ پہلے ہی ایک متعصب کیتھولک تھا۔ اس نے ان کو پندرہ یوم کا نوٹس دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ پندرہ یوم کا سوال نہیں میں مستقل طور پر ہی فارغ ہوتا ہوں۔ اس پر والدین نے اور مخالفت شروع کر دی۔ میں فون کرتا تو حبیب کو بات نہ کرنے دیتے اور خط لکھتا تو اس تک پہنچنے نہ دیتے۔ آخر تنگ آ کر ایک دن میں ان کے ہاں گیا۔ وہ زیورک سے دور رہتے ہیں۔ ان کے گھر پہنچا۔ اہلیہ اور عزیزم لئیق بھی ہمراہ تھے یہ ان کی والدہ کے پاس بیٹھے اور مجھے حبیب اپنے کمرہ میں لے گیا۔ دیکھا کہ سامنے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کتبہ لگایا ہؤا ہے۔ مسجد کی تصویر دیوار پر آویزاں ہے اور عید کا دعوتی کارڈ بھی زینت کے طور پر لگا ہؤا ہے۔ اسنے بتایا کہ کس طرح اس کی مخالفت ہو رہی ہے اور یہ کہ وہ اللہ کے فضل سے اسلام پر قائم ہے۔ میں نے آئندہ کے لئے ایک، ترک، دوست کی معرفت ڈاک بھجوانے کا انتظام کیا اور اس کو ہدایت کی کہ وہ خود مجھے گاہے بگاہے فون کر لیا کرے۔ یہ نوجوان کئی گھنٹے محترم میاں صاحب کے ساتھ رہے۔

ہمارے ایک دوست جو پشاور یونیورسٹی میں لیکچرار تھے اور اب یہاں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں استقبالیہ تقریب سے اس قدر متاثر ہوئے کہ محترم میاں صاحب کے اعزاز میں اپنے ہاں عشائیہ کا اہتمام فرمایا۔ محترم میاں صاحب انہیں اور باقی حاضرین کو لطیف انداز میں جماعت کی اسلامی خدمات بتاتے رہے۔

محترم میاں صاحب نے یہ ارادہ ظاہر فرمایا کہ واپسی پر ہفتہ عشرہ قیام کر سکیں گے چنانچہ اس امید پر کہ جلد ہی پھر ملاقات ہو گی ۲۷۔ اپریل کو انہیں الوداع کہا۔

واپسی کے لئے مختلف تقاریب کا پروگرام زیر غور تھا کہ فون پر لندن سے معلوم ہؤا کہ وہ تو ۶۔ جون کی شب کو پہنچیں گے اور ۷۔ جون کو پونے دو بجے کے جہاز پر استنبول کو روانہ ہو جائیں گے میں نے اپنے خاص دوستوں کو فون پر اطلاع دی۔ ایئرپورٹ پر محترم میاں صاحب کے استقبال کے لئے خاکسار بعض احباب کیساتھ موجود تھا۔ ہمارے نو احمدی بھائی ضیاء اللہ مایر (Meier) نے جماعت کی طرف سے گلدستہ پیش کیا۔

ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جو اپنے رنگ میں فروعی تھا۔ میں نے اپنے مختلف طبقات کے احباب کو تھوڑا تھوڑا وقت دیا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اور بعد میں محترم میاں صاحب نے تقریر فرمائی۔

اس تقریب کا آغاز محترم ضیاء اللہ مایر کی تلاوت قرآن کریم سے ہؤا۔ آپ نے مورخہ ۲۵۔ مئی ۱۹۶۵ء کو بیعت کی۔ صرف ۱۷ سال عمر ہے لیکن دین کی تعلیم کا شوق اتنا ہے کہ آپ تلاوت کر سکتے ہیں۔ آپکے بعد خاکسار نے ایڈریس پیش کیا جس میں قابلِ احترام مہمان کا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا:۔

"ہمارے قابلِ احترام مہمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ دطلع شموس طالع کے فرزند ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ وکیل التبشیر ہونے کے باعث تمام مشنوں سے طبعاً ایک گہرا رابطہ ہے لیکن اس مسجد محمود کے ساتھ تو آپ کا ایک خاص تعلق ہے وہ یہ کہ زیورک میں تعمیر کے بلند معیار کے تقاضے کے باعث ایک بڑی رقم کی ضرورت تھی۔ اور پھر زرمبادلہ کا سوال تھا۔ حکومت پاکستان سے نصف سے بھی کم رقم کا زرمبادلہ ملا۔ بقیہ رقم بیرونی ممالک سے جہاں زرمبادلہ کی پابندی نہیں مہیا ہوتی تھی۔ مرکزی عظیم ذمہ داریوں کے پیش نظر یہ بوجھ اتنا زیادہ محسوس ہوتا تھا کہ خود مجھے اس پر اصرار کی ہمت نہ تھی۔ خوش نصیبی سے اس شعبہ کے انچارج محترم میاں صاحب تھے انہیں غیر معمولی جرأت اور توکل حاصل تھا۔ محترم میاں صاحب کی منظوری کی تار ملی جسکے بعد گرامی نامہ مورخہ ۲۵۔ جولائی کو ملا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"مسجد کی تعمیر کے متعلق وکالتِ مال حالت انکاری تھی۔ مجلس تحریک جدید ذمہ داری لینے کو تیار نہ تھی۔ میں نے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے تعمیر کا فیصلہ کر دیا۔ خدا تعالےٰ سامان بھی پیدا فرما دے گا۔ ایک شریف انسان بھی دوسرے کے اعتماد کو ضائع نہیں کرتا تو پھر وہ قادر کل اپنے پر کئے گئے اعتماد کو کیسے ضائع کرے گا اس لئے مجھے تو کامل یقین ہے کہ سب راہیں آسان ہو جائیں گی۔ گو اس وقت کوئی رستہ نظر نہیں آتا لیکن لطف بھی اسی میں ہے کہ کامل تاریکی سے انسان کامل روشنی میں آ جائے۔ اب آپ اللہ کا نام لے کر بنیاد رکھیں"۔

اللہ نے فضل فرمایا کہ اس مسجد کی بنیاد حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے دستِ مبارک سے رکھی گئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے محترم میاں صاحب کے اس ذاتِ پاک میں اعتماد کو درست ثابت کیا اور یہ چھوٹی سی لیکن شاندار مسجد اسی کی قائم رہنے والی یادگار ہے"۔

خاکسار کے بعد احمدیہ جماعت سوئٹزرلینڈ کی طرف سے مسٹر عبدالرشید فوگل نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:۔

"یہ ہماری بڑی عزت افزائی ہے کہ پاکستان واپس جاتے ہوئے آپ نے ہمیں ملنے کے لئے کچھ وقت نکال لیا۔ ہمارے شعلوب اپنے پاکستانی بھائی بہنوں کے لئے بھی جذبات تشکر سے پُر ہیں جن کی قربانیوں سے اس مسجد کی تعمیر اور قیام ممکن ہؤا ہے۔ گو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئٹزرلینڈ میں ہماری جماعت چھوٹی ہے لیکن ہمارے امام مشتاق احمد باجوہ کی قربانی اور جدوجہد سے ماشاء اللہ یہ مسجد جیسا کہ ایک بار مسٹر ٹائشنر ( Tauschner ) یونین پریس کے چیف ایڈیٹر نے کہا تھا۔ وسطی یورپ میں اسلام کے مرکز کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ یورپ میں اسلام کا وسعت حاصل کرنا انسانیت کی بھی ایک بھاری خدمت ہوگا۔ اسلام صرف معتقدات کے مجموعہ کا نام ہی نہیں بلکہ یہ ایک فرد اور مختلف النوع معاشرہ کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ بلکہ یہ مشرق اور مغرب کے اختلاف میں ایک ایسی وسطی راہ جس میں دونوں کی خوبیاں جمع ہیں کا کام دے سکتا ہے۔

آخر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارا اسلام اور ہماری نیک تمنائیں ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح (اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ) کے حضور دے جائیے اور ہمیں امید ہے کہ آپ کا یہ افریقہ اور یورپ کا دورہ بہت کامیاب رہا ہوگا۔" (باقی)

## نمایاں کامیابی

میرے بھانجے عزیز مامون احمد شیخ ابن شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ فیجی آئی لینڈ نے امسال امریکن یونیورسٹی بیروت سے انجینئرنگ کا امتحان امتیاز سے پاس کیا ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ عزیز نے یہ ڈگری کمسنی میں حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالے یہ کامیابی عزیز اور اس کے عزیز و اقارب اور سلسلہ کے لئے بابرکت ثابت کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ نیز ہمارے پاکستان کے قیام میں ہمیں بھی مرکز کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

(نصیرہ سلیم الجابی دمشق حال کراچی)

---

**ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!**

---

# جملہ انبیاء کرام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں

## اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپؐ کا فیض جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا

### ربوہ کے جلسہ سیرۃ النبیؐ میں آنحضرتؐ کی سیرۃ طیبہ پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

**ربوہ** — مؤرخہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء کو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں علماء سلسلہ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم و ادراک سے بالا مقام ذی شان کی رفعت بیان کر کے آپؐ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس امر کو واضح کرنے کے بعد کہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام میں صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اس لئے کہ آپؐ کا فیض جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ کا رحمۃ للعٰلمین ہونا اور قیامت تک کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہونا بڑی عمدگی اور خوبی کے ساتھ واضح فرمایا۔ علاوہ ازیں متعدد احباب نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی عربی، فارسی اور اردو کی مسحور کُن نعتیں خوش الحانی سے پڑھ کر آنحضورؐ کی خدمتِ اقدس میں محبت و عقیدت کا نذرانہ پیش کیا۔ — اس وسیع پیمانہ پر منعقدہ جلسۂ عام میں اہلِ ربوہ مرد و زن، بچے نوجوان اور بوڑھے محبت و عشق کے بے پناہ جذبے سے سرشار ہو کر بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ آپ نے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم اور آپؐ کے ارشادات و فرمودات پر عمل کر کے دکھائیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کر کے دنیا میں کامیاب زندگی گزاریں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور میں سرخرو ہوں۔

#### جلسہ کی مختصر روداد

جلسہ کا آغاز مقررہ وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے سات بجے صبح مسجد مبارک میں تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نعت "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے ہر بند کے آخر میں جب وہ علیک الصلوٰۃ علیک السلام کا مصرعہ پڑھتے تھے تو جملہ سامعین بھی بے اختیار یہ مصرعہ بلند آواز سے ترنم کے ساتھ پڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اجتماعی رنگ میں درود بھیجنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے۔ چنانچہ اس نعت کے دوران مسجد بار بار درود و سلام کی خوش آئند آوازوں سے گونجتی رہی۔

#### اسوۂ حسنہ

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے اسوۂ حسنہ کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے واضح فرمایا کہ دعوائے نبوت سے قبل ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر گناہ، ہر خطا اور ہر غلطی سے پاک تھے پھر یہی نہیں بلکہ ہر قسم کی خوبیوں، اوصاف اور اخلاقِ فاضلہ سے آپؐ مزیّن تھے۔ اسی لئے آنحضورؐ نے اپنی صداقت کے ایک زبردست ثبوت کے طور پر اپنی دعوئے نبوت سے قبل کی زندگی کو پیش کرتے ہوئے فرمایا فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون۔ آپؐ کا اوّل دن سے ہی ہر قسم کی خطاء اور غلطی سے پاک ہونا اور پھر اعلےٰ ترین صفات اور اخلاقِ فاضلہ کا حامل ہونا اسی لئے تھا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو قیامت تک کے لئے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے نمونہ بنانا تھا اور نمونہ بھی وہ جو حسنہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی شان میں فرمایا ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ اس کے بعد مکرم شیخ صاحب نے ہر شعبۂ زندگی میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے علی الخصوص اس امر پر روشنی ڈالی کہ طریقِ تبلیغ کے لحاظ سے بھی آنحضورؐ نے دنیا کے سامنے ایک عدیم النظیر نمونہ پیش فرمایا اور اس طرح اپنے عمل سے ظاہر کر دکھایا کہ لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے کن اوصاف سے متصف ہونا اور کن امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح حضورؐ نے مسلمانوں کے لئے قیامت تک کے واسطے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی راہ آسان کر دکھائی۔ ہمارے واسطے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے از بس ضروری ہے کہ ہم حضورؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام کو دنیا بھر کی قوموں اور لوگوں تک پہنچائیں۔ اگر ہم حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقِ تبلیغ کو اختیار کریں گے تو پھر ہمارا اس راہ میں کامیاب و کامران ہونا یقینی ہے ہمارے لئے کامیابی کی ایک ہی راہ ہے کہ ہم حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقِ تبلیغ کو اپنائیں اور اس پر اسی طرح عمل کر دکھائیں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے ایک دنیا کی کایا پلٹ کر دکھا دی۔

#### انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام

بعد ازاں پہلے مکرم سعید اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم ؎

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

خوش الحانی سے پڑھی اور پھر مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مرتبہ مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں"۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی متعدد نہایت ہی

بیش قیمت اور مسحور کن تحریرات پیش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام ذی شان کی رفعت پر روشنی ڈالی اور علی الخصوص اس امر کو وضاحت سے پیش کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضورؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کو واضح کرتے ہوئے اس بات کو بڑی شد و مد کے ساتھ دنیا پر آشکارا کیا ہے کہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور اس لئے زندہ نبی ہیں کہ حضورؐ کا فیض جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا بجز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی نہیں جس کا فیض جاری ہو۔ کیونکہ آنحضور کے سوا جتنے نبی بھی مبعوث ہوئے تھے وہ خاص خاص قوموں کی طرف محدود زمانہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آنحضورؐ تمام اقوام عالم کی طرف قیامت تک کے لئے نبی بنا کر مبعوث کئے گئے ہیں۔ اسی لئے آنحضورؐ کا فیض جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود اس امر کا ایک بین ثبوت ہے کہ آنحضورؐ کا فیض جاری ہے اور اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

## تمام عالمین کے لئے رحمت

بعدہٗ مکرم الحاج قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآرا عربی قصیدہ ؎

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعٰی الیک الخلق کالظمآن

کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ پھر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے رحمۃ للعلمین کے موضوع پر تقریر کی آپ نے تقریر کے آغاز میں بالوضاحت یہ امر پیش کیا کہ اسلام کا خدا رحمٰن ہے اور اسلام کا نبی رحمۃ للعالمین ہے۔ آپ نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لحاظ سے بھی رحمۃ للعالمین ہیں کہ آپؐ خدائے رحمٰن کی رحمتِ خاص کا درجہ رکھتے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے نیچے آ گیا وہ در اصل خدا کی رحمت کے سایہ تلے آ گیا اور جس نے آپؐ کے دامن سے کنارہ کش ہو کر دوری اختیار کی وہ نامراد رہا۔ پھر آنحضورؐ کے رحمۃ للعلمین ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپؐ نے انسانیت کے مظلوم طبقوں کے ساتھ محبت و شفقت کا بے نظیر سلوک روا رکھ کر انہیں معاشرہ میں سر بلند کیا اور انہیں عزت و شرف کا وہ مقام عطا فرمایا کہ آج بھی جاہ و منصب رکھنے والے ذی مقدرت لوگ ان خوش نصیبوں پر رشک کرتے اور ان کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں اس ضمن میں مکرم مولانا سیف صاحب نے غلاموں کے ساتھ آنحضورؐ کے حسن سلوک اور عورتوں کی عزت و حرمت بحال کرنے سے متعلق آنحضورؐ کی مساعیٔ خاص کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے اس کے بعد آپ نے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسانیت کے تمام طبقوں کے لئے غریبوں کے لئے امیروں کے لئے دوستوں کے لئے دشمنوں کے لئے حتیٰ کہ تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے رحمت تھے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے آنحضورؐ کی حیات طیبہ کے متعدد ایمان افروز واقعات اختصار کے ساتھ بیان کئے اور آخر میں فرمایا کہ اس زمانہ میں آنحضورؐ کی رحمت کا ایک تابندہ ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کے ذریعہ دنیا میں روحانی فیض کے جو چشمے جاری ہوئے ان کے متعلق آپؑ خود فرماتے ہیں :-

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمال محمدؐ است

قطرہ کی عظیم الشان فیض رسانی کو مشاہدہ کر کے بحر کے فیض بے پایاں اور اس کی فہم و ادراک سے بالا وسعت کا از خود اندازہ ہو جاتا ہے اور دل بے اختیار ہو کر پکار اٹھتا ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید

## آنحضرتؐ کیساتھ محبّت کا لازمی تقاضہ

ازاں بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج سے ۲۸ سال قبل شروع فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک کو ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ اب ہر جگہ جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آج بھی اسی تحریک کے سلسلہ میں دنیا کے ہر خطہ اور ہر کونہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر بلند ہو رہا ہے اس میں شک نہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر ایک نہایت ہی بابرکت چیز ہے اور بہت بڑی سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا یہ تذکرہ صرف عمل کی خاطر ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ ہمیں جو محبت ہے اور حضورؐ کے ساتھ عشق کا ہمیں جو دعویٰ ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور حضورؐ کے ارشادات و فرمودات پر عمل پیرا ہو کر دکھائیں تمام مسلمان آنحضورؐ کے احسانوں کا جو تذکرہ کرتے ہیں۔ بلا شبہ وہ محبت و عقیدت کے زیر اثر ہی کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ تذکرہ صرف زبانوں تک ہی محدود ہے اور حضورؐ کی پیروی اور اتباع کر کے حضورؐ کے ساتھ محبت کا عملی ثبوت نہ دیا جائے تو پھر اس زبانی تذکرہ کی کیا قیمت رہ جاتی ہے۔ پس ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم ہر بات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو اپنا شعار بنائیں اور حضورؐ ہی کے نمونہ کو اپنا کر اس پر عمل کر کے دکھائیں اس کے بغیر ہم صحیح معنوں میں محبانِ رسولؐ میں شامل نہیں ہو سکتے۔

اپنے خطاب کے آخر میں محترم مولانا صاحب موصوف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سات ایسی احادیث سنائیں جن میں حضورؐ نے ہمسایوں کے حقوق کی وضاحت کر کے ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی ہے۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا۔ معاشرہ کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کو بنیادی اہمیت حاصل ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک عظیم الشان احسان ہے کہ حضورؐ نے اس بارہ میں بھی نہایت تفصیلی اور پر حکمت ہدایات دے کر ہماری رہنمائی فرمائی ہے ان زریں اور بیش قیمت ہدایات پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے معاشرہ کو ایک مثالی معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس پر اثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ مقررہ وقت پر ٹھیک ½۹ بجے اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

---

# اعلاناتِ نکاح

ربوہ مورخہ ۱۰ر جولائی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ایک لمبا خطبہ دینے کے بعد حضور ایدہ اللہ الودود کی منظوری سے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا :-

(۱) عبد الرشید صاحب سماٹری ابن محترم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا و سنگاپور کا نکاح مکرمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ بنت مکرم ملک عبد العظیم صاحب (جو مکرم خواجہ عبد القیوم صاحب آف کوئٹہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی نواسی ہیں) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا

(۲) عبد الودود صاحب سماٹری ابن مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا و سنگاپور کا نکاح مکرمہ مسرت ناہید صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد منیر صاحب آف سیالکوٹ (برادر اصغر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو نکاحوں کو متعلقہ خاندان کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

---

# منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کیلئے قواعد کی ضروری تشریح

۱۔ جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدمِ استطاعت جاری نہ رکھ سکا ہو اور وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اس کی وصیت منسوخ ہو جائے ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحال کرانا چاہے تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں۔

(الف)۔ منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے

(ب)۔ عرصہ منسوخیٔ وصیت کا چندہ عام ادا کیا گیا ہو۔

۲۔ ایسا شخص اگر وصیت کرے تو اس پر بھی یہ دونوں شرائط جاری ہوں گی۔

۳۔ مگر جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو تو اس کی وصیت بحال کرنے کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا چاہیئے۔ یعنی اس شخص سے عرصۂ منسوخیٔ وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے اس کمی کو بھی پورا کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں، وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر تا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۸۸۲۲ :۔ میں محمد علی ولد مولا بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکار عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن چک ۱۹۲ ر ب لاٹھیانوالہ ڈاکخانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۶۵/۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے ا۔ زرعی زمین سوا تین کیلہ واقع چک ۱۹۲ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور جس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر ہے۔ میں اس وقت چیرمین یونین کونسل ہوں مجھے پانصد روپیہ سالانہ گورنمنٹ پاکستان سے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

العبد :۔ محمد علی بقلم خود ولد چوہدری مولا بخش سکنہ چک ۱۹۲ ر ب ضلع لائلپور۔ ۶۵/۲/۹

گواہ شد :۔ رحیم بخش ولد نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۹۲ ر ب ۶۵-۲-۹

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۶۵/۲/۹

مثل نمبر ۱۸۸۲۳ :۔ میں محمد ابراہیم ولد میاں قادر بخش مرحوم قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر تقریباً ساٹھ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۶۵/۶/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میرے بچوں کی امداد پر ہے۔ علاوہ ازیں میں تقریباً پچاس روپیہ ماہوار مزدوری سے کماتا ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

میری جائیداد اس وقت ایک کنال رقبہ سفید قطعہ ۲۷ ۔ بلاک نزد مسجد دارالنصر غربی ربوہ جس کی قیمت مبلغ ایک ہزار پچاس روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہو۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا۔ محمد ابراہیم ولد میاں قادر بخش صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ ۶۵/۶/۲۳ - گواہ شد :۔ ولایت خان سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ ۔ ۶۵/۶/۲۳

گواہ شد :۔ راجہ محمد فیروز الدین منشی انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ۔ ۶۵/۶/۲۳

مثل نمبر ۱۸۸۲۷ :۔ میں اللہ دتا ولد قیصر خاں قوم رند بلوچ پیشہ ملازمت، عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی رندان ڈاکخانہ حاجی کمان ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار بصورت ملازمت مبلغ ۶۵/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا میری وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہوگا۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا اللہ دتہ کارکن مددگار پرائمری گرلز سکول ربوہ۔

گواہ شد :۔ محمد ابراہیم دینی انسپکٹر وصایا ربوہ ۔ گواہ شد امام علی ولد محمد خان دوکاندار محلہ دارالبرکات ربوہ۔

---

## دفتر وائس چیئرمین مغربی پاکستان ریلوے بورڈ لاہور

# درخواستیں مطلوب ہیں

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ۱۷۵ - ۲۵۰ روپے کے سکیل میں ڈی ٹی مین ۱۱/۱۲/۱۳/۱۵ (سول انجینئرنگ) کی ۲۳ عارضی اسامیاں پر کرنے کے سلسلے میں ۱۹۶۵ء تک مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ایک فی صد اور ۳ فی صد بالترتیب (ا) پسماندہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں اور (ii) ریلوے ملازمین زیر ملازمت / ریٹائرڈ یا متوفی کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں مد نمبر (ii) کے ضمن میں ۳ فی صد تخصیص کے تحت آنیوالے امیدواروں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزی ثبوت مہیا کریں۔

(الف) (i) اس امر کا دستاویزی ثبوت کہ امیدوار کا باپ / دادا / نانا / بھائی مستقل کنفرم شدہ ریلوے ملازم ہے / تھا زیر تولیت بھائی ہونے کی صورت میں اس امر کا واضح دستاویزی ثبوت کہ باپ زندہ نہیں ہے اور وہ اپنے بھائی پر کلی انحصار رکھتا ہے۔

(ب) اب امیدوار کا باپ / دادا / نانا اب ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے تو اس امر کا واضح دستاویزی ثبوت کہ (i) اسے ڈسپلن اینڈ اپیل رولز کے تحت ملازمت سے برخاست یا علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

(ii) اسے گریجویٹی یا پراویڈنٹ فنڈ میں ریلوے کی طرف سے اضافی خصوصی مد یا پنشن موصول ہوگئی تھی

۲۔ قابلیت۔ (i) امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ طامس سول انجینئرنگ کالج رڑکی، (انڈیا) سے یا گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول سے ڈرافٹسمین کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہوں۔

یا (ii) طامس سول انجینئرنگ کالج رڑکی (انڈیا) سے یا گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول سے اوورسیر کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہو۔

یا (iii) این ای ڈی انجینئرنگ کراچی سے ڈپلومہ حاصل کر رکھا ہو۔

یا (iv) کسی تسلیم شدہ سکول / کالج یا یونیورسٹی سے انجینئرنگ کا ڈپلومہ یا ڈگری حاصل کیا ہوا ہو

۳۔ یہ امر ضروری ہے کہ امیدوار ۷ راگست ۱۹۶۵ء کو ۱۸ برس کے ہو چکے ہوں اور ۲۰ برس کی عمر سے متجاوز نہ ہوں۔ پسماندہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں نیز مغربی پاکستان بشمول ریاستہائے ملحقہ کے قبائلی علاقوں کے امیدواروں سے عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت برتی جائے گی۔

سابقہ تجربہ رکھنے والے امیدواروں کو بھی ایسی درخواست کرنے پر تین سال والی یہ رعایت دی جا سکتی ہے۔

۴۔ ڈاکٹری امتحان :۔ ڈاکٹری امتحان کا مطلوبہ معیار ۲- ۵ ہے اس کے قواعد و ضوابط درخواست کے مقررہ فارم کی پشت پر درج ہیں۔

۵۔ تنخواہ وغیرہ :۔ ۱۷۵-۲۵۰ روپے (کنسالیڈیٹڈ) علاوہ دیگر الاؤنسوں کے جو قواعد کے تحت لے سکتے ہوں مستحق امیدواروں کو شروع ہی میں زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے جو زیادہ سے زیادہ سکیل کی انتہائی حد تک ہو سکیگی

۶۔ درخواستوں کی پیشی (۱) درخواستیں لازماً مقررہ فارم پر دینی ہوں گی۔ جو ایک روپیہ میں پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے درخواستیں، فارم مطبوعہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ طور پر پر کرکے نزدیک ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج / دفتر روزگار کو پیش کر دینی ہوں گی (ب) سرکاری ریلوے ملازم بھی اپنی درخواستیں اپنے محکمہ / دفاتر کے سربراہوں کی وساطت سے نزدیک ترین دفتر روزگار کو بھیجیں متعلقہ ضلع کے کلاس I مجسٹریٹ / ڈپٹی کمشنر سے حاصل شدہ جائے رہائش کا سرٹیفکیٹ اور دیگر سندات بھی درخواست کے ساتھ پیش کرنی ہوں گی۔

۷۔ خصوصی مراعات (i) پسماندہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو (ii) مغربی پاکستان بشمول ریاستہائے ملحقہ کے قبائلی علاقوں کے امیدواروں کو (iii) علاقہ آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی، بلتستان کے مستقل باشندوں کو یا ایسے امیدواروں کو جو ریاستہائے جموں و کشمیر کے باشندے ہوں اور ہجرت کرکے پاکستان کے محولہ بالا علاقوں یا کسی بھی علاقے میں آن بسے ہوں اور مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے مستثنیٰ علاقوں کے امیدواروں کو (۵) درخواست کے فارم کی قیمت بجائے ایک روپے کے صرف پچیس پیسے دینی پڑے گی اور (ب) عمر کی بڑی حد میں تین سال رعایت مل سکے گی۔

۸۔ ٹسٹ اور انٹرویو کے لئے لاہور بلائے جانے پر امیدواروں کو کوئی سفر خرچ یا روزانہ الاؤنس نہیں ملے گا

۹۔ کامیاب امیدواروں کو ڈاکٹری امتحان پاس کرنا پڑے گا۔

ایم اے خان۔ پی آر ایس۔ برائے وائس چیئرمین

---

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

---


## اہل ربوہ کیلئے خوشخبری

ہم ربوہ میں لائلپور کاٹن گنیش فلور ملز لمیٹڈ کی طرف سے اعلیٰ درجہ، وجیٹاس، آٹا، میدہ، سوجی، صابن کے لئے ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں آپ ربوہ کے ہر دکاندار سے یہ مال طلب کر سکتے ہیں۔ نہایت عمدہ اور سستا ہے۔

مبشر ایجنسیز گولبازار۔ ربوہ

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ راولپنڈی ۲۲ جولائی:- قومی اسمبلی نے مجاہد فورس آرڈیننس کی منظوری دے دی ہے یہ آرڈیننس جس کے تحت فوج کی اعانت کے لئے ایک رضاکار تنظیم قائم کی جائے گی۔ صدر نے دو ماہ قبل نافذ کیا تھا۔

مجاہد فورس آرڈیننس کے تحت جو رضاکار فوج قائم ہوگی وہ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف کے ماتحت ہوگی۔ اور ضرورت پڑنے پر اس فوج کے ارکان فوجی خدمت انجام دیں گے۔ نظم و ضبط کے سلسلہ میں ان پر فوج کے قواعد و ضوابط کا اطلاق ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری مسٹر محمد قاسم ملک نے مجاہد فورس آرڈیننس پر جوابی تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ مجاہد فورس کے جوانوں کو گوریلا جنگ کی تربیت بھی دی جائے گی۔

— راولپنڈی ۲۲ جولائی:- پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کل رات بیان کیا کہ بھارتی حملہ کے خطرے کے مقابلے کے لئے آرمی اور فضائیہ نے بہترین تعاون کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں سروسز میں تعاون بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور یہ بہت خوش آئند ہے کہ ان میں ایک دوسرے پر پورا پورا اعتماد موجود ہے۔

جنرل موسیٰ ایک الوداعی عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے۔ جو آفیسرز میس میں ایئر مارشل اصغر خان کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ ایئر مارشل فضائیہ کے کمانڈر انچیف کے عہدہ سے سبکدوش ہو کر پی آئی اے کے مینیجنگ ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھال رہے ہیں دعوت میں مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق سیکرٹری دفاع مسٹر نذیر احمد اور متعدد سینئر ملٹری افسر شریک ہوئے۔

جنرل موسیٰ نے مزید کہا کہ فضائیہ جب سے قائم ہوئی ہے اس وقت تک اس کا معیار اور کارکردگی بہت اچھی ہے اور ایئر مارشل اصغر خان کی جاندار قیادت اور محنت سے فضائیہ بہت زیادہ ترقی کر گئی ہے۔

— کراچی ۲۲ جولائی:- گزشتہ روز کراچی میں شدید بارش اور آندھی کی وجہ سے شہر کے مختلف علاقوں میں کئی مکانوں کی دیواریں گر گئیں جھونپڑوں کی چھتیں اڑ گئیں اور درخت جڑوں سے اکھڑ کر گر پڑے جس سے نو افراد ہلاک اور دو درجن سے زائد مجروح ہو گئے۔ یہ موسلا دھار بارش پرسوں دوپہر سے شروع ہوئی تھی۔ کل صبح ۹ بجے تک جاری رہی۔

سب سے بڑا حادثہ نئی نمائش گاہ میں پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ بارش زور سے شروع ہوئی تو کنٹری کلب روڈ پر چلتے ہوئے دس بارہ افراد پناہ لینے کے لئے ایک سٹال کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ بارش ابھی شروع ہوئی تھی کہ جاپان کے سٹال کے باہر بلڈنگ آفس کی دیوار گر گئی۔ جس سے پولیس ٹریننگ سکول کے انسپکٹر محمد اکرم، دو بھائی سلیمان اور غلام حیدر اور بنک کے ڈی اے کے ملازم عبدالحی دیوار کے ملبے کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے۔

محکمہ موسمیات کے مطابق کل صبح کراچی میں اعشاریہ پانچ انچ بارش ہوئی۔ گزشتہ روز آندھی کی رفتار ۳۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

— مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ معاہدہ استنبول عالم اسلام کے اتحاد کی طرف ایک اہم قدم ہے انہوں نے معاہدہ کی پہلی سالگرہ پر پاکستان آر سی ڈی انجمن کی انجمن کے نام ایک پیغام میں یہ کہا ہے کہ یہ معاہدہ پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان دوستی خیرسگالی اور محبت کا نشان ہے۔

گورنر نے مزید کہا ہے کہ ترقی و تعاون کا یہ معاہدہ تینوں ملکوں کے تاریخی، مذہبی اور ثقافتی تعلقات کی بنیاد پر کیا گیا۔


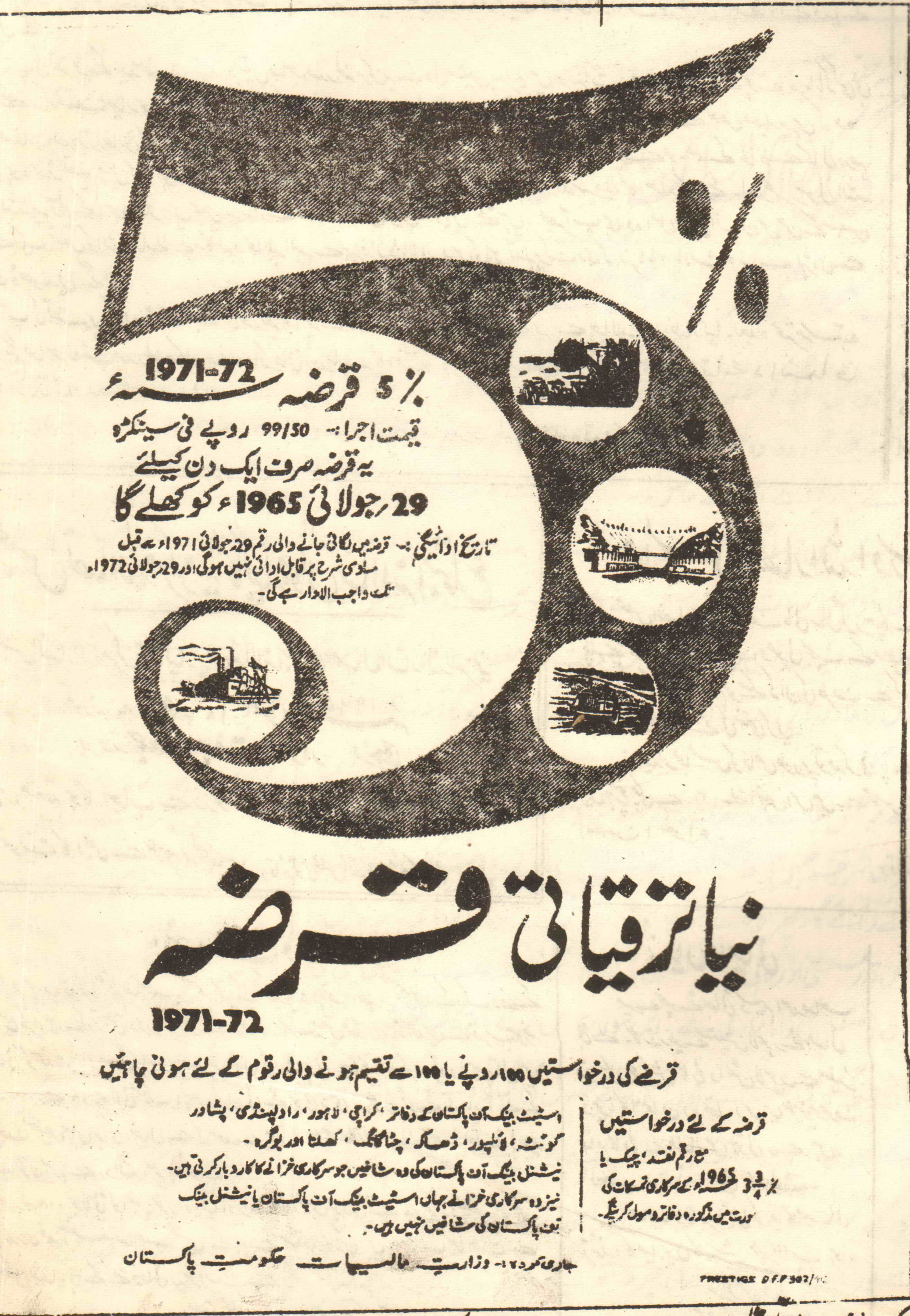



تریاقِ اٹھرا علاج اٹھرا کے لئے مکمل کورس -/۱۵ روپے ۔ نور نظر اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس -/۱۵ روپے ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

# لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۱۴ جولائی ۶۵ء بروز بدھ ساڑھے پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلو موثر انداز میں واضح کئے۔ آپ نے فرمایا کہ جس زمانہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ ساری دنیا بت پرستی، توہمات اور کفر و الحاد کا شکار تھی۔ قرآن کریم نے اس وقت کی حالت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ظھر الفساد فی البر والبحر۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ ۲۳ سال کی محنت شاقہ اور آپ کی غیر معمولی قوت قدسی کی بدولت وہ عظیم اور شاندار اصلاح ظہور پذیر ہوئی۔ جس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ آپ کی پاک صحبت، نیک عمل اور عمدہ تربیت کا نتیجہ تھا کہ اونٹ اور بکریاں چرانے والے دنیا کے معلم بن گئے۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے دلنشین پیرایہ میں حاضرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی نبی کو پرکھنے کے مختلف معیار ہوتے ہیں جس سے اسکی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ ان میں سے بعض معیار یہ ہیں کہ وہ اعلےٰ صفات اور بلند اخلاق کا مالک ہو، حسن صورت و حسنِ سیرت میں بے مثل ہو، سر کردہ لوگوں میں سے ہو۔ علم کے لحاظ سے کمال درجہ رکھتا ہو، مؤثر تعلیم پیش کرتا ہو۔ عالم باعمل ہو، تعلق باللہ میں منفرد ہو، اور خود زندہ ہو اور دوسروں کا احیاء کر سکے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود با جود میں ہمیں یہ سارے کمالات احسن ترین شکل میں ملتے ہیں۔ پھر آپ ہی وہ اکمل ترین انسان ہیں جن کے متبعین میں سے ایک شخص کو اللہ تعالےٰ نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز فرمایا اور اس کو اس قدر برکت دی کہ فرمایا " بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ نے رحمۃ اللعالمین کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ محترمہ سیّدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ نے دعا کروائی اور جلسہ کا اختتام فرمایا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ نبیّک دائما فی ھذہ الدنیا و بعث الثانی۔

(امتہ القدیر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## ولادت

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے نسبتی بھائی عزیزم سعید احمد خان مقیم نیروبی مشرقی افریقہ کو گزشتہ ہفتہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رشید احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم خان محمد یوسف خان صاحب کا پوتا اور برادرم چوہدری منظور احمد خان صاحب ثاقب کا نواسہ ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور اپنے نام کی طرح رشد و ہدایت والا بنائے اور سارے خاندان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین

(نور الحق انور مبلغ امریکہ و افریقہ ربوہ)

(۲) مورخہ ۱۱ جولائی بروز اتوار برادرم مکرم ملک غلام نبی صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ کو اللہ تعالےٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم قاضی محمد منیر صاحب آف سیالکوٹ کی نواسی اور محترم ملک حسن محمد صاحب دیہاتی مبلغ کی پوتی ہے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بچی کا نام بدر منیر تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ (عبد الرشید سماٹری کراچی۔ حال ربوہ)

## مجالس انصار اللہ اور ششماہی حساب

مجلس انصار اللہ کا نصف مالی سال گزر چکا ہے۔ بجٹ آمد کا نصف حصہ وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ابھی تک وصولی بجٹ کے مطابق نہیں۔ جملہ مجالس کو چھ ماہ کا حساب بھجوایا گیا ہے۔ تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ ان کی طرف سے کس قدر کمی رہ گئی ہے۔ عہدہ داران سے گزارش ہے کہ کمی کو جلد پورا کرنے کی سعی کریں۔

زمیندار مجالس کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ فصل ربیع خدا کے فضل سے ان کے گھروں میں پہنچ چکی ہے۔ اس لئے انہیں اس میں سے مجلس کا حصہ ادا کر دینا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال۔ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع امسال انشاء اللہ العزیز

مورخہ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ ربوہ

میں منعقد ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کا ابھی سے عزم کر لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم تحریک جدید و وقف جدید مہتممین کے ایک وفد کے ساتھ ضلع گجرات کے تربیتی دورہ پر جا رہے تھے کہ راستہ میں منڈی بہاؤ الدین کے قریب مورخہ ۱۵ جولائی کو سخت بیمار ہو گئے اور دو مرتبہ خون کی قے ہوئی۔ چنانچہ ان کو سرگودہا ہسپتال میں لایا گیا۔ ۱۶ سے ۱۸ جولائی تک انہیں خون کی قے ہوتی رہی۔ خون کی قے بار بار آنے کے متعلق پوری تشخیص نہیں ہو سکی۔ خیال ہے کہ معدے میں ULCER کے پھٹ جانے کی وجہ سے بار بار خون آ رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مورخہ ۱۸ جولائی کو انہیں خون دیا گیا اور اب وہ انیس جولائی سے تدریجاً رو بصحت ہیں مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مجلس کے بہت مستعد کارکن ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## نمایاں کامیابی

میرے چھوٹے بھائی وسیم احمد صاحب بی اے۔ گارڈ ریلوے سٹیشن لاہور نے امسال فزیکل ایجوکیشن کالج والٹن لاہور سے سینئر ڈپلوما کا امتحان دیا تھا۔ اس میں عزیز موصوف تمام کالج کے طلباء میں اوّل رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

عبد الرحمٰن شاکر
(اسسٹنٹ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

(رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴)